



سوال

(1073) صدقہ فطر میں معینہ غذائی جنس کی بجائے مالیت وغیرہ ادا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ”طعام“ (غذائی اشیا) کے مضموم میں وسعت پیدا کی جاسکتی ہے، تاکہ ہر وہ چیز اس حکم میں شامل ہو جائے جس کو ”طعام“ کہا جاسکتا ہے۔ مثلاً تیل، سبزی، پھل، چاول، گوشت، مٹھائی وغیرہ یا ان میں سے بعض اشیایٰ خوردنی کا جو صرف اس صورت میں ہوگا، جب یقینی طور پر معلوم ہو کہ ان فقراء و مساکین کیلئے طویل عرصے تک یہ غذائی اشیا استعمال کرنا مشکل ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ فطر کے لئے حدیث میں جن غذائی اشیا کا نام لیا گیا ہے وہ یہ ہیں: کھجور، جو، منقہ، پنیر اور گندم۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

”اللہ کے رسول ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر مقرر کیا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کے نماز کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔“ (صحیح بخاری، باب: صدقۃ الفطر علی الحر والملتوک، رقم: ۱۵۱۲، ۱۵۱۱)

صحیح بخاری میں حضرت ابوسعید خدری کا یہ فرمان مروی ہے:

”ہم لوگ صدقہ فطر کے طور پر ایک صاع غلہ، یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں، یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع منقہ نکالتے تھے۔“ (صحیح بخاری، باب صاع من زبیب، رقم: ۱۵۰۸)

نبی علیہ السلام کے زمانہ میں یہی چیزیں زیادہ استعمال ہوتی تھیں۔ ابوسعید خدری کی ایک اور حدیث میں ہے:

”رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم لوگ صدقہ فطر میں ایک صاع کھانا دیا کرتے تھے۔“ (صحیح بخاری، باب الصدقۃ قبل العید، رقم: ۱۵۰۹)

ابوسعید خدری فرماتے ہیں: ”ہمارا کھانا جو، منقہ، پنیر اور کھجوریں ہوتا تھا۔“ (صحیح بخاری، باب الصدقۃ قبل العید، رقم: ۱۵۱۰)

علمائے کرام نے اس پر قیاس کر کے ہر اس چیز کو اس حکم میں شامل کیا ہے جسے لوگ خوراک کے طور پر استعمال کرنے لگیں مثلاً چاول، دالیں وغیرہ۔ وہ کہتے ہیں: صدقہ فطر ادا کرنے



والے کو چاہئے کہ اس چیز کا ایک صاع ادا کرے جو علاقے کی عام غذا ہو۔

لیکن کیا غذائی اجناس کے بجائے ان کی قیمت درہم و دینار کی صورت میں ادا کی جاسکتی ہے؟ اس کے جواب میں علما کی مختلف آرا ہیں۔ اکثر علمائے کرام اس کی اجازت نہیں دیتے۔ وہ کہتے ہیں کہ صدقہ فطر میں غذائی اجناس ادا کرنا ہی اصل مقصود ہے۔ بالخصوص اس لئے بھی کہ نقد رقم کا غلط استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بعض غریب لوگ رقم کو حرام اخراجات میں خرچ کر سکتے ہیں۔ جبکہ احناف اور ان کی رائے سے اتفاق کرنے والے دیگر علما مقصود کا لحاظ رکھتے ہیں، وہ کہتے ہیں: صدقہ فطر کا مقصد یہ ہے کہ محتاجوں کو اس دن سوال کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ یہ مقصد جس طرح غلہ دینے سے حاصل ہوتا ہے، اسی طرح دوسری چیز سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات قیمت ادا کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس سے اس کی حاجت زیادہ پوری ہوتی ہے، اور وہ اس کے لئے زیادہ مفید ہوتا ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں: جو چیز غریب آدمی کے لئے زیادہ مفید، اور اس کی ضرورت کو بہتر طور پر پورا کرنے والی ہو، اس کا لحاظ رکھا جائے، وقت اور مقام کی تبدیلی سے یہ چیز بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔ محمد بن مسلمہ کہتے ہیں: ”نوشمالی کے ایام میں قیمت ادا کرنا مجھے زیادہ پسند ہے، اور سختی (غذائی قلت) کے ایام میں گندم ادا کرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔“

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بغیر حاجت کے اور بغیر راجح فائدہ کے قیمت (نقد رقم) ادا کرنا ممنوع ہے۔ لیکن ان کے نزدیک حاجت، فائدہ اور انصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے قیمت ادا کرنا بھی جائز ہے۔ (دیکھئے: مجموع الفتاویٰ: ۸۲، ۸۳/۲۵)

اس لئے متاخرین میں سے اکثر علمائے اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو ترجیح دی ہے کیونکہ نقد رقم سے ضرورت جس طرح پوری ہوتی ہے، دوسری اشیا سے نہیں ہوتی، اور غریبوں کو صرف خوراک ہی کی ضرورت نہیں ہوتی، بعض اوقات انہیں کھانے پینے سے زیادہ لباس یا دوا کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 848

محدث فتویٰ